افسانہ

محمد بلال

دو سوال

''اف! اچھرہ، انار کلی، لبرٹی؛ ساری مارکیٹیں چھان ماری ہیں، تب کہیں جا کر ڈھنگ کے کپڑے ملے ہیں۔'' شہلا نے کپڑوں سے بھرے شاپر بیگ ایک طرف رکھ کر صوفے پر گرتے ہوئے اپنے خاوند اکرم سے کہا۔

''بھئی میں نے تمھیں کہا تھا کہ سب کچھ اچھرہ ہی سے خرید لو.... لیکن تمھاری معیار پسندی تمھیں ہمیشہ خوار کرتی ہے۔ اب اس میں ہم کیا کریں۔'' اکرم نے بے نیازی سے کندھے اچکا کر کہا۔

''معیار پسندی نہیں، عزت کی خاطر اتنی خوار ہوئی ہوں، ڈھنگ کے کپڑے نہ خریدتی تو سارے خاندان میں ناک کٹ جاتی۔'' شہلا نے تنک کر کہا۔

''اچھا بابا ٹھیک ہے، تم جیتی میں ہارا۔'' اکرم نے قریب پڑا ایک فلمی رسالہ اپنی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا دیکھو تو سہی۔'' شہلا کپڑوں سے بھرے شاپر بیگ لے کر اکرم کے پاس آ بیٹھی اور تعریف طلب نظروں سے اسے مختلف کپڑے نکال نکال کر دکھانے لگی۔ وہ بڑے جوش سے بول رہی تھی:

''یہ دیکھو، یہ گڈو کی پینٹ اور شرٹ؛ آٹھ سو روپے مانگ رہا تھا میں نے سات سو ٹکائے.... یہ پنکی کا فراک؛ نو سو مانگ رہا تھا میں نے آٹھ سو دیے۔'' شہلا نے اکرم کا پریشان چہرہ دیکھا تو بولی: ''تمھاری ہی بہن کے بچوں کے لیے لائی ہوں اور یہ دیکھو، یہ سلیم کی شلوار قمیض کا کپڑا؛ آٹھ سو کا ہے.... یہ نجمہ کا سوٹ؛ یہ بھی آٹھ سو کا ہے.... یہ آپ کی پھوپھو جی کے سوٹ کا کپڑا؛ چھ سو کا.... اور یہ میرا ریڈی میڈ سوٹ۔''

''یہ کتنے کا ہے؟'' اکرم نے دکھ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''گیارہ سو کا۔''

''یہ تم اپنا سوٹ کیوں لے آئی ہو؟''

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

”اپنے لیے ہی نہیں، پپو کے لیے بھی لائی ہوں۔“

”اوہو! اس کی کیا ضرورت تھی؟“

”لگتا ہے آپ اس دنیا میں نہیں رہتے، کل فنکشن میں دیکھیے گا سب کیسے بن ٹھن کے آئے ہوں گے۔“

اکرم نے دل ہی دل میں ساری رقم کا ٹوٹل کیا اور ایک سرد آہ بھر کر صوفے ہی پر نیم دراز ہو گیا اور خلا میں گھورنے لگا۔

پپو، اکرم کا بیٹا، چھٹی کلاس کا طالب علم ہے اور بلا کا ذہین لڑکا ہے۔ وہ اسی کمرے میں بیٹھا یہ ساری گفتگو بڑے غور سے سن رہا تھا۔ وہ بولا:

”ڈیڈی یہ نانی پھوپھو کے گھر کس کی شادی ہے؟“

شادی کا لفظ سن کر اکرم اور شہلا دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

اتنے میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ اکرم نے اٹھ کر فون اٹھایا۔ دوسری طرف سے اکرم کی بہن، نجمہ بولی:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

”ہیلو....“

”ہیلو....“

”جی اکرم بھائی؟“

”ہاں، نجمہ۔“

”السلام علیکم!“

”وعلیکم السلام!“

”کیا حال ہے نجمہ؟“

”حال بس ٹھیک ہی ہے۔ ہم نے سارے رشتہ داروں کی گنتی کی ہے۔ سو سے زیادہ بنتے ہیں۔ چھ دیگیں پکیں گی۔“

”ہاں، اتنی تو پک ہی جائیں گی۔“

”مرگ پر تو کئی لوگوں کو پتا ہی نہیں تھا، اب تو سب کو معلوم ہو چکا تھا۔ اس لیے لگتا ہے چہلم پر سبھی آ جائیں گے۔“

”ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔“

”اچھا اکرم بھائی آپ لوگ کچھ لا رہے ہیں نا.... کہیں میری سسرال میں ناک نہ کٹوا دیجیے گا؟“

”بھئی آج ہی شہلا شاپنگ کر کے آئی ہے سارے کپڑے خرید لیے ہیں.... لبرٹی سے.... اچھے والے۔“

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

"اچھا اور؟"

"اور کیا؟"

"اکرم بھائی مجھے پتا چلا ہے کہ میری دیورانی کے میکے والے کپڑوں کے ساتھ سونے کی کچھ چیزیں بھی لا رہے ہیں۔ آپ بھی سونے کی کچھ چیزیں لیتے آئیں۔ ورنہ سسرال میں میری دیورانی نمبر لے جائے گی اور آپ لوگوں کی پوزیشن خراب ہو جائے گی۔"

"یہ بات سن کر اکرم کچھ بجھ سا گیا۔ وہ کچھ توقف کے بعد بولا:

"تم.... تم فکر نہ کرو.... کک کرتے ہیں کچھ.... اوکے.... ہاں ہاں.... اچھا.... خدا حافظ۔"

اکرم نے فون کریڈل پر رکھا اور پتھرائی ہوئی نظروں سے کچھ سوچنے لگا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" شہلا نے اکرم کا کندھا ہلا کر پوچھا۔

"سوچ رہا ہوں کہ پھوپھا جی طبعی موت مرے ہیں، میں نے تو انھیں نہیں مارا۔ پھر یہ رسموں کی شکل میں مجھے کیوں سزا دی جا رہی ہے۔"

"اوہو! بات کیا ہوئی ہے؟"

"بات یہ ہوئی ہے کہ نجمہ کی دیورانی کے میکے والے چہلم پر اپنی بیٹی، داماد، بیٹی کے بچوں اور بیٹی کی ساس کو قیمتی کپڑوں کے ساتھ سونے کی چیزیں بھی دے رہے ہیں۔ اور نجمہ اصرار کر رہی ہے کہ اس کی عزت کی خاطر اس کے لیے بھی سونے کی چیزیں لائی جائیں۔"

"اکرم، بات تو پریشانی کی ہے لیکن یہ کرنا ہی پڑے گا۔ نجمہ نے اچھا کیا جو پہلے ہی بتا دیا یہ نجمہ ہی کی نہیں، ہماری بھی عزت کا مسئلہ ہے.... تم کہیں سے ادھار پکڑ لو.... یا اپنی تنخواہ ایڈوانس نکلوا لو۔ سونے کی چیزیں تو ہر حال میں خریدنی پڑیں گی۔"

پپو یہ سب کچھ غور سے دیکھ رہا تھا وہ بولا:

"ڈیڈی یہ نانا پھوپھا کے مرنے کی خوشی میں کوئی فنکشن ہو رہا ہے؟"

اکرم جو پہلے ہی غصے میں تھا پپو کی بات سن کر اس کا جی چاہا کہ پپو کے منہ پر تھپڑ مار دے لیکن وہ دانت پیس کر ہی رہ گیا۔

اگلے دن دفتر سے اکرم سسرال میں اپنی اکلوتی بہن کی لاج رکھنے کی خاطر اپنے دوستوں اور اکاؤنٹنٹ سے جتنی رقم ایڈوانس لے سکتا تھا، وہ حاصل کی اور گھر آ کر بیگم کے ہاتھ پہ رکھ دی۔

دوسرے دن اکرم کے مرحوم پھوپھا کی رسمِ چہلم اپنی پوری بہار پر تھی۔ دیگوں کے کھڑکنے کی آوازیں

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website) please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

آرہی تھیں۔ چارپائیوں پر مرغ کا دھلا ہوا گوشت چمک رہا تھا۔ دہی کے کونڈے آرہے تھے۔ گھی کے کنستر خالی ہورہے تھے۔ لفافوں میں پیک سیکڑوں روغنی نان آرہے تھے۔ منڈی سے مختلف قسم کے پھل لوڈر پر آرہے تھے۔ رنگین کپڑوں میں خاندان کے چمکتے اور دمکتے ہوئے بچے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ہلکے میک اپ میں خواتین بھی گپ شپ میں مصروف تھیں۔ نجمہ بہت خوش تھی کہ جب خاندان کے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میرے میکے سے کیا آیا ہے تو اس کی واہ واہ ہو جائے گی۔ لیکن اسے اس چیز کا اندیشہ افسردہ کر دیتا تھا کہ کہیں اس کی دیورانی کے میکے والے اس سے زیادہ قیمتی اور زیادہ تعداد میں سونے کی چیزیں نہ لے آئیں۔ محلے کے مولوی صاحب کندھے پر سرخ پرنا لٹکائے اپنے طالبِ علم بچوں کے جمِ غفیر کے ساتھ ایک بڑے کمرے میں دری پر بچھی سفید چادر پر تشریف فرما ہو چکے تھے۔ اگربتیاں سلگائی جا چکی تھیں۔ ایک طرف میز پر پڑے قرآنِ مجید کے سیپارے بچوں اور کچھ بڑوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔

دو گھنٹوں ہی میں دس قرآنِ مجید پڑھ کر ختم کر دیے گئے۔ پھر لوگوں نے کھجور کی گٹھلیوں کے ڈھیر سے کچھ گٹھلیاں اٹھائیں اور اپنے سامنے رکھ کر ان پر کچھ پڑھنے لگے۔

"ڈیڈی، یہ بڑے کمرے میں بیٹھ کر لوگ کیا کر رہے ہیں؟" پپو نے گلی میں ایک کرسی پر مقروض ہونے کے غم میں بیمار مرغ کی طرح گردن لٹکائے بیٹھے اکرم سے پوچھا۔

"بیٹے، نانا پھوپھا فوت ہو گئے تھے نا، یہ ان کے لیے ایصالِ ثواب کی رسم منائی جارہی ہے۔"

"یہ ایصالِ ثواب کیا ہوتا ہے؟" پپو نے حیرت سے پوچھا۔

"بیٹا، اس میں یہ ہوتا ہے کہ خود کچھ نیک کام کر کے اس کا ثواب اس فوت شدہ آدمی کو بھیجا جاتا ہے۔"

"یہ ثواب کیسے بھیجا جاتا ہے؟" پپو نے تجسس سے پوچھا۔

"یہ مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں نا۔ یہ ابھی دعا کریں گے کہ اے اللہ یہ جو کچھ پڑھا گیا اس کا ثواب نانا پھوپھا کو پہنچے۔"

"اس طرح ثواب انھیں پہنچ جائے گا؟" پپو نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔

"ہاں پہنچ جائے گا۔" اکرم نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"اچھا!" پپو سمجھنے کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے اور کچھ سوچتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اس نے بڑے کمرے میں جا کر ساری رسم بغور دیکھی اور اسے اپنے ڈیڈی کی بتائی ہوئی باتوں کے عین مطابق پایا۔

ایصالِ ثواب کی رسم ادا کرنے کے بعد کھانے کا وقت ہو گیا۔ گوشت اور چاولوں کی دیگیں صحن میں آگئیں... اور دیکھتے ہی دیکھتے خالی ہو گئیں... گھر کے صحن کے کونے میں پڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے ڈرم

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

ہڈیوں، نان کے ٹکڑوں اور پھلوں کے چھلکوں سے بھر گئے۔

اُدھر پپو کا ذہن بھی ایصالِ ثواب کے بارے میں بے شمار سوالوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس رات جب وہ سونے کے لیے بستر پر دراز ہوا تو آنکھ لگنے تک بہت کچھ سوچتا رہا۔

صبح اسکول جانے سے پہلے پپو نے اکرم سے کہا:

''ڈیڈی، آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس مہینے آپ مجھے سائیکل لے کر دیں گے... آدھے سے زیادہ مہینا گزر گیا ہے.... اور آپ نے ابھی تک.....''۔

یہ بات سن کر اکرم کو غصہ آگیا وہ پپو کی بات کاٹ کر جھنجھلا کر بولا:

''تمھیں اپنی پڑی ہوئی ہے..... دیکھا نہیں ہے پھوپھا جی نے مر کر ہمیں کیسا مارا ہے... ایسے دو چہلم اور آگئے تو مجھے اپنی موٹر سائیکل بھی بیچنی پڑے گی..... اب پانچ چھ مہینے صبر کرو...''

پپو نے اکرم کی بات سنی اور منہ لٹکا کر اسکول جانے کے لیے بوجھل قدموں سے چلتا ہوا گھر سے باہر آگیا..... بس اسٹاپ پر حسبِ معمول کافی دیر بس کا انتظار کرتا رہا۔ جب بس آئی تو وہاں موجود ایک جمِ غفیر نے بس کے دروازوں پر چڑھائی کر دی۔ پپو بھی کافی جدوجہد کرنے کے بعد بس کے اندر ٹھنسی ہوئی سواریوں میں جا پھنسا۔

سائیکل نہ ملنے کی وجہ سے پپو اس دن بہت غمگیں تھا۔ اصل میں وہ اپنے سب دوستوں کو بتا چکا تھا کہ اس مہینے سے وہ اپنی سائیکل پر اسکول آیا اور جایا کرے گا۔ پپو کے ذہن کے پردے پر آنے والا وہ منظر بار بار ابھر رہا تھا جس میں اس کے دوست سائیکل نہ ملنے کی وجہ سے اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔

بہر حال جیسے تیسے پپو اسکول پہنچا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ایک استاد کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اسکول میں آج چھٹی ہے۔ اب پپو کے پاس سارا دن تھا۔ وہ اسکول کے قریب ہی سائیکلوں کی مارکیٹ میں چلا گیا۔ وہاں وہ دکانوں کے باہر پڑی چمکتی ہوئی سائیکلوں کو حسرت سے دیکھ رہا تھا۔ اسی اثنا میں اس مارکیٹ کے قریب مین روڈ پر ایک بس میں ایک بم پھٹا۔ زوردار دھماکے کی آواز سن کر مارکیٹ کے سب لوگ اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔ بہت سے لوگ اُس بس کی طرف دوڑے پپو بھی وہاں سے بھاگنے لگا۔ اچانک اس کی نظر ایک دکان کے باہر کھڑی کچھ سائیکلوں پر پڑی۔ اس وقت وہاں کوئی بھی ان کی نگرانی کرنے والا نہیں تھا۔ پپو کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ ایک سائیکل لے کر بھاگ جائے۔ لیکن وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ یکایک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ کچھ مطمئن ہو گیا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا اور سائیکل لے کر بھاگ گیا۔

شام کو اکرم نے پپو کو گلی میں نئی سائیکل چلاتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاس جا کر حیرت سے پوچھا:

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website) please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

"یہ سائیکل کس کی ہے؟"

"میری ہے۔" پپو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"تمھاری ہے.... کس نے لے کر دی ہے تمھیں؟"

"کسی نے نہیں ڈیڈی، میں نے ایک دکان سے اٹھالی۔"

"اٹھالی!" اکرم آنکھیں نکالتے ہوئے بولا۔

"کسی کو پتا بھی نہیں چلا۔" پپو نے آہستگی سے رازدارانہ انداز سے کہا۔

"تمھیں پتاہے، تم نے چوری کی ہے....اور چوری کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔"

"مجھے پتاہے ڈیڈی لیکن کچھ نہیں ہوتا.... کل ہمارے حساب کے ٹیچر فوت ہو گئے۔ مجھے ایک دن انھوں نے بہت مارا تھا۔ مجھے وہ بہت برے لگتے تھے۔ اس لیے میں نے دعا کرلی ہے کہ یااللہ میری اس سائیکل کی چوری کا گناہ، اس ٹیچر کو پہنچے۔"

"کیا بکواس کررہے ہو!" اکرم چلایا۔

"ڈیڈی، اگر کسی کی نیکی کسی مرے ہوئے کو پہنچ سکتی ہے تو گناہ بھی تو پہنچ سکتا ہے نا؟"

پپو کی یہ بات سنتے ہی اکرم نے کچھ کہنے کے لیے غصے سے فوراً منہ کھولا، لیکن اس کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکل سکا۔ پپو تیزی سے خوشی خوشی سائیکل چلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ لیکن اکرم کا منہ ابھی تک کھلا ہوا تھا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"